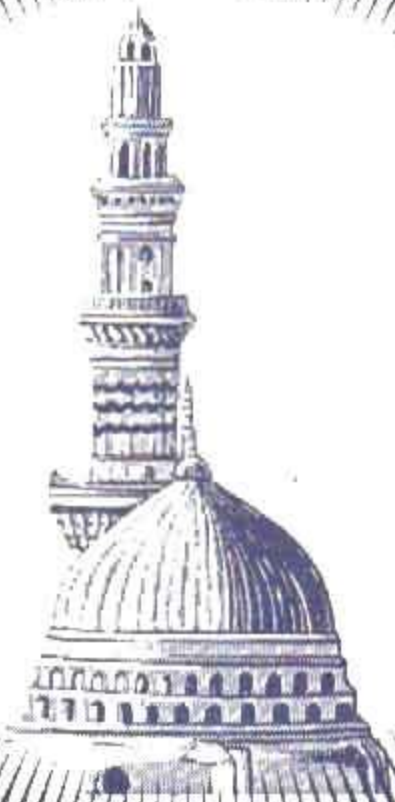


طالعہ حدیث کبریٰ

علم و عمل

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ  
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (12) علم و عمل

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد

فون: 9261751-54

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

مطالعہ حدیث	.....	نام کورس
12	.....	پونٹ نمبر
مولانا حبیب الرحمان	.....	مؤلف
دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی	.....	ناشر
یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان	.....	
ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد	.....	مطبع
2000ء - 1421ھ	.....	سن اشاعت

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین
	پیش لفظ
۷	تعارف
۸	آیات قرآنی
۹	احادیث نبوی ﷺ
۹	علم کی اہمیت
۱۱	حدیث بیان کرنے میں غیر معمولی احتیاط
۱۱	علم حاصل کرنے کی فضیلت
۱۳	عالم کا مقام و مرتبہ
۱۵	علم کو چھپانا
۱۵	دنیا پرست عالم دین
۱۶	حق اور سچائی کی طرف بلانے والے کا مقام
۱۷	علم دین سے جہالت قیامت کی نشانی ہے
۱۸	اختلافات کا انجام
۱۹	کتاب اللہ میں اختلاف باعث ہلاکت ہے
۲۱	عبادت پر علم کی برتری
۲۲	علم کے حصول میں شرم اور عار نہیں محسوس کرنا چاہیے
۲۳	علم کی خاطر ایثار اور قربانی
۲۴	علم نافع اور غیر نافع
۲۵	علم فردوشی سے بچنا

۲۵

علم کی حفاظت اور قدر کرنے والوں کا مقام اور ناقدری کرنے والوں کا انجام

۲۶

علم و عمل

۲۷

کس قسم کا علم غیر مفید اور غیر نافع ہے

۲۷

اہل کتاب سے کوئی بات نقل کرنا

۲۸

سنت رسول کو زندہ رکھنے والے کا مقام و مرتبہ

۲۸

حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے

۳۰

خلاصہ

۳۲

فہرست مراجع

## پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریحی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی، غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث، اس کی جمع و تدوین، اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریحی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me، Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرا دی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے، اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و تو صیافی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح، حسن، ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر ہے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنی کمانیاں اور قصے شامل ہیں۔ ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس سنج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجے میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل، تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مصطلحات	مفہوم و معنی
عقائد	تاریخ تمدن
اخلاقی تعلیمات	ارکان اسلام

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلانے ہیں اور علوم حدیث یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمن ریسرچ فیلو، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زہیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جسین ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الہی میں مقبول ہوگی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے، تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد

ڈائریکٹر جنرل

دعوۃ اکیڈمی



## تعارف

مطالعہ حدیث کورس کا بارہواں یونٹ ہے، اس یونٹ میں احادیث نبوی کی روشنی میں علم کی اہمیت، فضیلت، مقام و مرتبہ، حق اور سچائی کے چھپانے کا انجام، بے عمل عالم کا انجام، علم کے ساتھ عمل کی اہمیت، علم نافع اور غیر نافع اور احیاء سنت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلام میں علم کی دوئی کا تصور نہیں ہے کہ یہ دینی علم ہے اور یہ دنیوی علم ہے بلکہ اسلام نے علم کو علم نافع اور علم غیر نافع میں تقسیم کیا ہے۔ ہر ایسا علم جس کا کوئی مقصد ہے یا دینی، اخلاقی، دنیوی فائدہ ہے، اسلام اس کے حصول کی ترغیب دیتا ہے، لیکن ایسے بے مقصد علوم جن سے وقت کے ضیاع کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے ان کی اسلام نے پر زور مذمت کی ہے اور ان سے منع کیا ہے مثلاً علم نجوم، علم رمل، جادو کا علم اور فنش لٹریچر (ادب) وغیرہ۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ دین اسلام میں علم کے مرتبہ و مقام سے آگاہی حاصل کریں گے اور یہ بات بھی آپ کے علم میں آئے گی کہ ہر مسلمان کے لیے حصول علم کیوں ضروری ہے اور علم و عمل کا آپس میں کتنا گہرا تعلق ہے۔ آپ یہ بھی جان لیں گے کہ علم کے حصول کا مقصد دنیا کا زیادہ سے زیادہ حصول نہیں ہے بلکہ علم کے حصول کا مقصد معرفت حق ہے اور ہر باطل سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## آیات قرآنی

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (۱) خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (۲) اقْرَأْ وَرَبُّكَ  
الْأَكْرَمُ (۳) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۵)  
پڑھو (اے نبی) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جسے ہوئے خون کے ایک  
لو تھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے  
علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔

قال الله تعالى: وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ ۲۰: ۱۱۳)

”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر“

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر ۳۹: ۹)

ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (المجادلہ ۵۸: ۱۱)

تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو بلند  
درجے عطا فرمائے گا۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (الفاطر ۳۵: ۲۸)

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے

ہیں۔“

## احادیث نبوی

### علم کی اہمیت :

عن معاویة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من یرد اللہ بہ خیرا یفقهہ فی الدین.

(بخاری و مسلم: کتاب العلم)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمادیتے ہیں۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ

اللہ مالا فسلطہ علی ہلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فهو یقضی بہا ویعلمہا.

(متفق علیہ: کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں ایک وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی دی پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا کی پس وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

مفہوم:

ظاہر ہے کہ دین کا علم و فہم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے جس کو یہ چیز ملی اسے دین و دنیا کی سعادت ملی وہ اس سے اپنی زندگی سنوارے گا اور دوسرے بندگان خدا کی زندگیوں کو بھی سنوارنے کی کوشش کرے گا۔

۲۔ حدیث میں ”حسد“ سے رشک مراد ہے کیونکہ حسد ایک مذموم صفت ہے جس کا معنی یہ ہے کہ دوسرے سے نعمت اور خوشحالی ختم ہو جائے اور مجھے مل جائے جب کہ رشک میں دوسرے جیسی خوشحالی و نعمت کے حصول کی آرزو تو ہوتی ہے لیکن اس سے نعمت کے چھن جانے کا برا جذبہ نہیں

ہوتا۔

۳۔ علم دین قابل رشک نعمت ہے کیونکہ دین و دنیا کی سعادت اس سے وابستہ ہے۔

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدی والعلیم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الکلاوا لعشب الکثیر وکان منها اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هی قيعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاً فذلک مثل من فقه فی دین اللہ ونفعه ما بعثنی اللہ بہ فَعَلِمَ وَعَلِمَ ومثل من لم یرفع بذلک رأساً ولم یقبل ہدی اللہ الذی ارسلت بہ۔

(متفق علیہ: کتاب العلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ہدایت اور علم کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا بارش کی سی ہے جو زمین پر برسی پس زمین کا ایک حصہ عمدہ تھا جس نے پانی کو قبول کیا اور گھاس و دیگر بہت سی جڑی بوٹیاں اگائیں اور اس کا ایک حصہ غیر قابل تھا جس نے پانی کو اکٹھا کر لیا پس اللہ نے اس کے ذریعہ لوگوں کو نفع دیا پس انہوں نے اس سے خود بھی پانی پیا اور جانوروں کو بھی پلایا اور کھیتی سیراب کی وہ زمین کے ایک اور ایسے حصے کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھا جس نے نہ تو پانی اکٹھا کیا اور نہ گھاس اگایا پس یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے دین میں سمجھ حاصل کی اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس ہدایت کے ذریعہ نفع دیا جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے، فرمایا: پس اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم سکھایا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے اس ہدایت کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اس ہدایت کو قبول نہ کیا جو مجھے دے کر بھیجا گیا۔

مفہوم :

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے قرآن و سنت کے علم اور ہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے جو تمام زمین پر برستی تو یکساں ہے لیکن تمام زمین اس سے یکساں فیض یاب نہیں ہوتی، زمین کے بعض حصے اس بارش سے سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اور انہیں نئی زندگی مل جاتی ہے لیکن بعض حصے اسی طرح بخر اور چٹیل رہ جاتے ہیں۔

۲۔ علم دین اور ہدایت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کا دین تمام انسانیت کے لیے باعث رحمت ہے لیکن توفیق صرف انہیں ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ہدایت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور اس کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور وہ جو حق کے متلاشی ہیں اور جن میں

ہدایت الہی سے فائدہ اٹھانے کی تڑپ موجود ہے۔

۳۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ضابطہ ہدایت کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے وہ قطعاً اس سے رہنمائی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی بات آپ نے ان الفاظ میں واضح کی کہ ”جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا“ یعنی جس کی زندگی کا مقصد صرف جانوروں کی طرح کھانا پینا اور سو جانا ہے وہ اس ہدایت سے محروم ہے۔

عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال لعلى رضی اللہ عنہ فواللہ لان یهدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر النعم۔ (بخاری و مسلم: کتاب العلم)

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ”اللہ کی قسم تیرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دیتا تیرے لیے (عرب کی محبوب اور قیمتی چیز) سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔“

**حدیث بیان کرنے میں غیر معمولی احتیاط:**

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ قال بلغوا عنی ولو اية وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار۔

(بخاری: کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ”میری طرف سے لوگوں کو احکام پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے (سنی ہوئی) روایت بیان کر لیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں (بشرطیکہ وہ قرآن اور حضور ﷺ کی احادیث صحیحہ اور سلف صالحین کے بیان کردہ مسلک کے خلاف نہ ہو) اور جو شخص میری طرف منسوب کر کے دائرہ جھوٹ بولے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

**علم حاصل کرنے کی فضیلت:**

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل اللہ له طريقا الى الجنة۔ (مسلم: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم تلاش کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔

## مفہوم:

- ۱۔ اگر کسی شخص کی سعی اور کوشش کے نتیجے میں کوئی ایک شخص بھی راہِ راست پر آجاتا ہے تو گویا اس نے اس شخص کو جہنم کی آگ سے بچالیا، ظاہر ہے کہ دعوت و اصلاح کا یہ سرمایہ اور یہ دولت دنیا کی ہر دولت سے بیش قیمت ہے۔
- ۲۔ دعوت و تبلیغ کے کام کے لیے علم کی ضرورت ہے لیکن جسے اللہ اور اس کے رسول کے جس قدر احکامات کا علم ہے وہ اس بات کا مکلف ہے کہ انہیں دوسروں تک پہنچائے بصورت دیگر تسمانِ علم کا مجرم ہوگا۔
- ۳۔ اگر ایک شخص خوب جانتا ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے لیکن اپنے غلط عقیدے یا مسلک کی تائید میں اسے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ گویا دین میں تحریف کا مجرم ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔
- ۴۔ علم دین کا راستہ جنت کا راستہ ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا إلا ذکر اللہ تعالیٰ وما والاہ و عالما او متعلما۔ (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ ”دنیا ملعون ہے اور اس کا ساز و سامان بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے متعلقات کے اور عالم اور حصول علم میں مشغول طالب علم کے۔“

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل اللہ حتی یرجع۔ (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم دین کی طلب میں گھر سے نکلے تو وہ گھر واپس آنے تک اللہ کے راستے میں شمار ہوگا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال لن یشبع مؤمن من خیر حتی یکون منتہاہ الجنة۔ (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مومن جنت میں پہنچنے تک بھلائی سے ہرگز سیر نہیں ہوتا، (بھلائی کا پیاسا رہتا ہے)

عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ ﷺ ان الله وملائکته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها وحتى الحوت لیصلون علی معلمی الناس الخیر . (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عبادت گزار پر (با عمل) عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ مسلمان پر، پھر ارشاد فرمایا: کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چوٹی اپنے بل میں اور مچھلی پانی میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے حضرات کے لیے (اپنی اپنی شان کے مطابق) رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔

مفہوم:

- ۱- علم ہی کے ذریعہ چونکہ خالق حقیقی کی مرضی اور زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ معلوم ہو سکتا ہے اس لیے علم دین کا حصول موجب رحمت ہے۔
- ۲- جسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس کا رب (پرورش کرنے والا۔ مالک) کون ہے؟ اس کے احکام کیا ہیں؟ اس کی مرضی پر چلنے کا طریقہ کیا ہے، کن کاموں سے وہ خوش ہوتا ہے اور کن سے ناراض ہوتا ہے تو ایسا شخص کس طرح اللہ کی رحمت کا مستحق بن سکتا ہے، وہ تو ملعون ہے یعنی اللہ کی رحمت سے دور ہے۔
- ۳- علم و عمل کی وجہ سے بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کرتا ہے۔
- ۴- جب بندے علم کو عام کرتے ہیں اور نیکی کو فروغ دیتے ہیں تو دنیا کی ہر چیز ان کے حق میں دعا کرتی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے جس سے حیوانات و نباتات بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جبکہ جنات و بد کرداری کی وجہ سے سبھی عذاب کی زد میں آجاتے ہیں۔

عالم کا مقام و مرتبہ:

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من سلك طريقا یتغی فیہ علما سهل اللہ له طریقا الی الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها لطالب العلم رضاً بما صنع وان العالم لیستغفر له من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثة الانبیاء وان العلماء لم یورثوا دینارا ولا درهما انما ورثوا الانبیاء العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر .

(ابوداؤد و الترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص کسی راستے پر علم دین کی تلاش میں چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی طرف راہ آسان فرمادیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کے لیے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اپنے پر پھمادیتے ہیں اور واقعی (با عمل) عالم کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی سارے ستاروں پر اور بلاشبہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے اپنے ورثہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے وہ تو علم شریعت ہی ورثے میں چھوڑ کر جاتے ہیں تو جس شخص نے علم شریعت حاصل کیا تو اس نے سعادت کا ایک بڑا حصہ حاصل کر لیا۔“

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول نصر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ أوعى من سامع. (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر دوسرے کو دیے ہی پہنچا دے جیسے خود سنی (کیونکہ) بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے۔ خود سننے والے سے بھی بات کو زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

### مفہوم:

- ۱۔ یہ مقام و مرتبہ ان اہل علم کا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا، خوشنودی اور خدمت دین کے جذبے سے سرشار ہو کر علم دین سیکھتے اور سکھاتے ہیں اور ان کا مقصد علم دین کے ذریعہ حصول دنیا یا شہرت نہیں ہو تا بصورت دیگر یہی علم قیامت کے دن باعث وبال بھی بن سکتا ہے۔
- ۲۔ تعلیم و تربیت اور اصلاح کارِ نبوت ہے اور اس عظیم فریضہ کو سرانجام دینے والے انبیاء کے جان نشین ہیں۔

- ۳۔ مذکورہ حدیث میں نبی ﷺ نے اس شخص کے حق میں دعا فرمائی ہے جو حدیث کو یاد رکھتا ہے اور اسے دوسروں تک منتقل بھی کرتا ہے، علم کو دوسروں تک منتقل کرنے کا ایک فائدہ آپ ﷺ نے یہ بتایا کہ اس طرح ”احادیث“ کو زیادہ بہتر طریقہ سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔



## علم کو چھپانا :

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من سئل عن علم فکتّمہ الجرم یوم القیامۃ بلجام من نار . (ابوداؤد: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص سے علم دین کی کوئی بات (جو دین کی ضروریات سے متعلق ہو) پوچھی جائے، پھر وہ اسے چھپائے تو قیامت کے روز اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔“

## دنیا پرست عالم دین :

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من تعلم علما مما یتغی بہ وجہ اللہ عزو جل لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامۃ .

(ابوداؤد: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہو دنیا کے ساز و سامان کے لیے حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

عن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولكن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فاستلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا . (بخاری، مسلم: کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ علم کو ایسے نہیں اٹھاتا کہ اسے لوگوں کے دلوں سے چھین لے بلکہ علم کو علماء کرام کی وفات کے ذریعہ اٹھاتا ہے حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو اپنا پیشوا بنائیں گے پھر ان سے مسائل دریافت کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

## مفہوم :

۱۔ ستمان علم (علم کو چھپانا) بہت بڑا جرم ہے۔

۲۔ علم دین کے حصول کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور رضائے الہی کا حصول ہونا چاہیے۔

۳۔ علم دین کو کاروبار اور حصول دنیا کا ذریعہ بنانا باعث وبال ہے اور دنیا پرست علماء کے لیے بڑی سخت وعید آئی ہے بلکہ یہودی دنیا پرست علماء سوء کو قرآن مجید نے کتے اور گدھے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

۴۔ اگر ایک شخص حق اور سچائی کی معرفت سے بہرہ مند نہیں ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے بالکل جاہل ہے تو وہ جاہل محض ہے خواہ وہ معاشیات، قانون اور فلسفہ کا بہت بڑا ماہر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ حقیقی علم معرفت حق کا نام ہے۔

### حق اور سچائی کی طرف بلانے والے کا مقام :

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ” من دعا الی ہدیٰ کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلك من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثم من تبعہ لا ینقص ذلك من آثمہم شیئا۔ (ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہدایت کی طرف دعوت دی، اسے اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔

### مفہوم :

- ۱۔ اس حدیث میں واضح طور پر گمراہ لیڈروں اور قائدین کا ہولناک انجام بتا دیا گیا ہے کہ جن لوگوں کی انہوں غلط رہنمائی کی ہوگی سب کا بوجھ قیامت کے دن انہیں اٹھانا پڑے گا۔
- ۲۔ لیکن گمراہ لیڈروں کا ساتھ دینے والے یہ عذر پیش نہیں کر سکیں گے کہ ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے بلکہ عذاب سبھی کو ہوگا گو کہ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ ہوگا۔
- ۳۔ حق کی دعوت دینے والوں کا کام جتنا مشکل ہے اتنا ہی مقام بھی بلند ہے۔

## علم دین سے جہالت قیامت کی نشانی ہے :

عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول ﷺ ” من اشراط الساعة أن يرفع العلم، ويثبت الجهل ويشرب الخمر ويظهر الزنى. (ترمذی: کتاب الفتن)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم ختم ہو جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال: ألا أحدثكم حديثاً سمعته من رسول الله ﷺ لا يحدثكم أحد بعدى سمعه منه ” ان من اشراط الساعة أن يرفع العلم، ويظهر الجهل، ويقشو الزنى، ويشرب الخمر، ويذهب الرجال، ويبقى النساء، حتى يكون لحمسين امرأة قيم واحد. (ترمذی: کتاب الفتن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اسے رسول اکرم ﷺ سے (براہ راست) سنے والا میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بیان کرے گا (حدیث یہ ہے کہ) قیامت کی نشانیوں میں چند نشانیاں یہ ہیں۔ علم (علم دین) ختم ہو جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، بدکاری پھیل جائے گی، شراب پی جانے لگے گی، مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی، اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف ایک مرد ہو گا۔

### مفہوم :

- ۱۔ ان احادیث میں جن خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ امت مسلمہ میں انتہائی اخلاقی و دینی انحطاط کی پیش گوئی ہے یعنی اگر کسی دور میں ان خرابیوں اور کمزوریوں میں سے کوئی کمزوری عام ہو جائے اور امت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس میں مبتلا ہو جائے تو اس وقت ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس بگاڑ کو ختم کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے، بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے باز پرس ہوگی اور وہ اللہ کی عدالت میں مجرم ٹھہرے گا۔
- ۲۔ وہ اخلاقی اور دینی کمزوریاں جنہیں قیامت کی نشانی کے طور پر رسول اکرم ﷺ نے ذکر کیا ہے، ان سے بچنے کی زیادہ فکر کی جانی چاہیے کیونکہ وہ اس قدر خطرناک بیماریاں ہیں کہ پورے معاشرتی وجود ہی کو تباہ کر دیں گی۔
- ۳۔ علم دین سے جہالت بھی انتہائی خطرناک امراض میں سے ہے، کیونکہ جب ایک بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے

احکام سے جاہل ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل پیرا ہونا ممکن ہو جائے گا۔  
۴۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات سے جتنا زیادہ ناواقف ہو گا وہ اسی سے اتنا ہی بے خوف ہو گا اور اس کے برعکس جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کے علم اس کی حکمت اور اس کی دوسری صفات کی جتنی معرفت ہو گی اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے خوف کھائے گا اور نافرمانی کرتے وقت اس کا وجود لرز اٹھے گا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مات ابن ادم انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعولہ . (مسلم: کتاب العلم)  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ابن آدم کو موت آ جاتی ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ (رفاہ عامہ کی غرض سے بنایا ہوا مسافر خانہ، ہسپتال، کنواں وغیرہ) اور وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔  
مفہوم:

- ۱۔ موت کے ساتھ ہی مہلت عمل بھی ختم ہو جاتی ہے اور دفتر عمل بند ہو جاتا ہے لیکن اس حدیث میں مذکور اعمال ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا اجر و ثواب کسی نہ کسی شکل میں ملتا رہتا ہے۔
- ۲۔ جس نے کسی کو علم دین سکھایا یا دینی کتب کی تصنیف و تالیف کے ذریعہ اس کی اشاعت کی جب تک دنیا اس کے علم اور کتابوں سے فیض باب ہوتی رہے گی اسے بھی برابر اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا۔
- ۳۔ اس حدیث سے علماء کی عظمت اور مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ باعمل اور صاحب کردار علماء جن کے علم سے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمان فیض یاب ہو رہے ہیں۔

## اختلافات کا انجام:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت تلا رسول اللہ ﷺ "هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ" (آل عمران ۳: ۷) قالت: قال رسول الله ﷺ "إذا

رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ' فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمِيَ اللَّهُ ' فَاحْذَرُوهُمْ " (ترمذی: کتاب التفسیر)  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت :  
 هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ..... الْآيَةَ (وہی خدا ہے جس نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے۔ اس کتاب میں دو طرح کی  
 آیات ہے ایک حکمتات جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں، دوسری تشابہات۔ جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ  
 فتنہ کی تلاش میں ہمیشہ تشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پرسانے کی کوشش کیا کرتے ہیں  
 حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خلاف اس کے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے  
 ہیں کہ ”ہمارا ان پر ایمان ہے، یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہے“ اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق  
 صرف دانش مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں (تلاوت فرمائی اور اس کی تلاوت کے بعد فرمایا: جب تم ایسے لوگوں  
 کو دیکھو جو ایسی آیات کے درپے رہتے ہیں جو تشابہ ہیں تو ایسے لوگوں سے دور رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی  
 لوگوں کا یہاں ذکر کیا ہے۔

مفہوم :

- ۱۔ مُحْكَمٌ کچی اور پختہ چیز کو کہتے ہیں۔ آیات مُحْكَمَات سے مراد وہ آیات ہیں جن کی زبان بالکل صاف  
 ہے، جن کا مفہوم متعین کرنے میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جنہیں تاویلات کا تختہ مشق بنانے  
 کا موقع مشکل ہی سے کسی کو مل سکتا ہے۔ یہ آیات کتاب کی اصل بنیاد ہیں یعنی قرآن کریم جس غرض  
 کے لیے نازل ہوا ہے اس غرض کو یہی پورا کرتی ہیں۔
- ۲۔ تشابہات سے مراد وہ آیتیں ہیں جن سے ہمارے مشاہدات و معلومات سے باہر کی باتیں تشبیہ و  
 تشبیہی رنگ میں قرآن کریم نے بتائی ہیں، چونکہ ان کا تعلق ایک نادیدہ عالم سے ہے اس لیے  
 قرآن کریم نے تشبیہ کا انداز اختیار کیا ہے، ان کی اصل حقیقت کو علم الہی کے حوالہ کیا جانا چاہیے اور  
 یہی اہل ایمان کا شیوہ ہے، اس لیے اپنی تمام تر توجہ حکمت پر صرف کرنی چاہیے جو لوگ فتنہ جو (فتنہ  
 برپا کرنے والے) ہوتے ہیں ان کا تمام تر مشغلہ تشابہات ہی کے متعلق بحث اور ان کے غلط سلط معانی  
 بیان کرنا ہوتا ہے۔

کتاب اللہ میں اختلاف باعث ہلاکت ہے :

عن عبد الله بن رباح رضی اللہ عنہ أن عبد الله بن عمرو قال: هجرت الی رسول  
 اللہ ﷺ یوما قال فسمع أصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول اللہ ﷺ یعرف فی

وجہ الغضب . فقال "إنما هلك من كان قبلکم باختلافهم فی الكتاب". (مسلم: کتاب العلم)

عبداللہ ابن عمر وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا آپ نے دو افراد کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے، نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو حالت یہ تھی کہ غم اور غصہ کا اظہار آپ کے چہرہ مبارک سے ہو رہا تھا، آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ بھی اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کیا تھا۔

### مفہوم:

- ۱۔ علمی نوعیت کے اختلاف کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اس سے تو علم میں مزید وسعت آتی ہے، ممانعت اس اختلاف کی ہے جس کی بنیاد علم کے بجائے نفسانیت، ہٹ دھرمی اور ضد پر ہو۔
- ۲۔ اس قسم کا اختلاف یقیناً تباہ کن ہے جو امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دے اور اس کی عظیم قوت کو ختم کر کے رکھ دے۔

عن جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ "اقرأ القرآن ما اختلفت علیہ قلوبکم فإذا اختلفتم فیہ فقوموا"۔ (بخاری: فضائل القرآن)

حضرت جندب بن عبداللہ عکلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم پڑھو جب تک تمہارے دل میں رغبت اور شوق رہے، اور جب دل ساتھ نہ دے (اور طبیعت آکتا جائے) تو اٹھ کھڑے ہو۔

### مفہوم:

- ۱۔ بے دلی اور بے شوقی سے تلاوت کرنا قرن مجید کے احترام کے خلاف ہے۔
- ۲۔ تلاوت قرآن اسی وقت تک کرنی چاہیے جب تک ذوق و شوق برقرار رہے۔ تلاوت کرتے ہوئے کبھی طبیعت میں آکتا ہٹ محسوس ہو تو تلاوت کو موقوف (ختم) کر دینا چاہیے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال كنت انا وجارلی من الانصار فی بنی امیة بن زید وهی من عوالی المدینة وكننا نتناوب النزول علی رسول اللہ ﷺ ینزل یوما وأنزل یوما فاذا نزلت جنته بخبر ذلك الیوم من الوحی وغیره فاذا نزل فعل مثل ذلك. (بخاری: کتاب العلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی قبیلہ بنو امیہ

بنی زید میں رہتے تھے، یہ محلہ مدینہ کے مضافات میں تھا، ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ حاضر ہوتے اور ایک دن میں حاضر ہوتا، جب میں حاضر ہوتا تو انہیں (تازہ ترین) وحی وغیرہ کے بارے میں بتا دیتا اور جب وہ جاتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔

مفہوم :

۱۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ کم از کم دین کا بنیادی علم حاصل کرے تاکہ اسے معلوم ہو کہ ایک مسلم اور غیر مسلم کے طرز عمل میں کیا فرق ہے؟ اسلام کی سرحدیں کہاں ختم ہوتی ہیں اور کہاں سے شروع ہوتی ہیں، دُور نہ جہالت کی وجہ سے بہت سے ایسے کام بھی کر بیٹھے گا جس کا حقیقت میں اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہو گا لیکن وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتا رہے گا۔

۲۔ حضرت عمرؓ نے گھریلو ضروریات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ تازہ ترین صورت حال اور نئی آنے والی وحی سے باخبر رہنے کے لیے کیا ہی عمدہ طریقہ اختیار کیا تھا آج کی بے پناہ تمدنی مصروفیات میں علم دین کے حصول کے لیے دو قریبی تعلقات رکھنے والے افراد کے لیے کسی علمی محفل میں شرکت کے لیے اس نوع کا کوئی طریقہ اختیار کرنا موزوں ہو سکتا ہے۔

عبادت پر علم کی برتری :

عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله ﷺ انه قال : قليل العلم خير من كثير العبادة، وكفى بالمرء علما اذا عبدا لله، وكفى بالمرء جهلا اذا عجب برأيه، انما الناس رجلان، عالم و جاهل، فلا تمار العالم ولا تحاور الجاهل۔ (دارمی: مقدمہ)

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے۔ کسی شخص کے عالم ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے اور کسی کے جاہل ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ اسے اپنی رائے ہی اچھی لگتی ہو (یعنی وہ خود پسندی کا شکار ہو) لوگ دو قسم کے ہیں، ایک وہ لوگ جو صاحب علم ہیں اور دوسرے وہ جو جاہل ہیں عالم سے جھگڑانہ کرو اور جاہل سے بحث مباحثہ میں نہ الجھو۔

عن ابن عباس يقول قال رسول الله ﷺ : فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد۔

(ترمذی: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ (دین کا علم رکھنے والا) شیطان پر ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں بھاری ہے۔

مفہوم:

- ۱- اس حدیث میں عابد سے مراد ایسا عابد ہے جو عالم نہ ہو، اگر عالم بھی ہے اور عابد بھی تو ظاہر ہے کہ اس کا مقام سب سے بلند ہے۔
- ۲- چونکہ علم روشنی ہے اور عالم کو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کن کن راستوں سے اس کا دین تباہ کر سکتا ہے۔ اس لیے وہ شعوری طور پر اپنے دشمن اور اس کے حملوں سے چھٹے کی کوشش کرتا ہے لیکن عابد کے پاس اتنی روشنی اور بصیرت نہیں ہوتی اس لیے اس کے پھسلنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

علم کے حصول میں شرم اور عار نہیں محسوس کرنا چاہیے:

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ: شفاء العی السوال (مشکوٰۃ: باب التیمم)  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ جاننے کا علاج یہ ہے کہ (کسی صاحب علم سے) پوچھ لیا جائے۔

قالت عائشة رضی اللہ عنہا نعم النساء نساء الانصار لم یمنعنہن الحیاء ان یتفقھن فی  
الدين . (صحیح بخاری: کتاب العلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اللہ تعالیٰ انصار کی عورتوں پر رحم فرمائے کہ ان کو دین کا علم سیکھنے میں کسی قسم کی حیا مانع نہ ہوئی۔

مفہوم:

- ۱- اگر کسی شخص کو دین کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو اسے کسی دوسرے صاحب علم سے دریافت کرنے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہر شخص کا علم محدود ہے۔
- ۲- علم کے حصول میں عموماً وہی چیزیں زیادہ رکاوٹ بنتی ہیں:  
۱- تکبر و غرور ۲- شرم اور حیا
- ۳- انصار کی عورتیں جن کی حضرت عائشہؓ نے تعریف فرمائی امت کی عورتوں کے لیے علم دین کے حصول کے سلسلے میں مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔
- ۴- اگر کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو کہہ دینا چاہیے ”واللہ اعلم“ (اللہ تعالیٰ ہی زیادہ بہتر جانتا ہے) اس سے کسی



عالم کی شان میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ کے ہاں اس کا مقام بلند ہوتا ہے۔

## علم کی خاطر ایثار اور قربانی :

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: ان الناس یقولون اکثر ابوہریرۃ ولو لا آیتان فی کتاب اللہ ما حدثت حدیثا ثم تلا ”ان الذین ینکتمون ما انزل اللہ من الکتب“ و”ان الذین ینکتمون ما انزلنا من البینت والہدی“ وان اخواننا المهاجرین کان یشغلہم الصفق واخواننا الانصار کان یشغلہم العمل فی اموالہم وان اباہریرۃ کان ینلزم رسول اللہ ﷺ یشیع بطنہ ویحضر مالا یحضرون۔ (بخاری: کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ زیادہ احادیث نقل کرتے ہیں، اگر اللہ کی کتاب میں دو آیات نہ ہوتیں تو میں بھی بیان نہ کرتا، پھر آپ نے سورۃ بقرہ کی آیت ان الذین ینکتمون..... الایۃ (آیت: 1۷۴) (جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ان آیات کو چھپاتے ہیں جو اس نے نازل فرمائی ہیں اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں) اور یہ آیت ان الذین ینکتمون..... الایۃ (البقرہ: 1۵۹) ”جو لوگ ہمارے احکام اور ہدایات کو جو ہم نے نازل کی ہیں کسی غرض فاسد سے چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے انہیں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے، ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں“ تلاوت فرمائی، (پھر فرمایا) ہمارے مہاجر بھائی اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے تھے اور ہمارے انصار بھائی اپنے کھیتوں میں کام کرتے تھے اور ابو ہریرہ خالی پیٹ نبی ﷺ کے ساتھ ہر وقت رہتا اور ایسے وقت بھی نبی ﷺ کے ساتھ ہوتا جب دوسرے لوگ نہیں ہوتے تھے۔

## مفہوم :

- ۱۔ ظاہر ہے کہ جس نے جتنا زیادہ وقت رسول اکرم ﷺ کی معیت میں گزارا اتنا ہی اسے زیادہ فیض حاصل ہوا ہے۔
- ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سات ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن اس کے بعد سارا وقت آپ نے نبی ﷺ کی معیت میں گزارا۔

عن الاعمش (مرسلاً) قال قال رسول الله ﷺ: آفة العلم النسيان واضاعته أن تحدث

به غير اهله. (مشکوٰۃ: کتاب العلم)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نسیان علم کے لیے خطرناک مصیبت ہے اور نا اہل لوگوں کے سامنے علمی بات کرنا علم ضائع کرنا ہے۔“

مفہوم:

- ۱۔ اس حدیث میں اس بات کی تلقین ہے کہ علم کے حصول کے بعد اس کی حفاظت کا اور زندہ رکھنے کا پورا پورا اہتمام ہونا چاہیے۔
- ۲۔ کسی ایسے شخص کے سامنے ایسی علمی گفتگو کرنا جو اس کی سمجھ اور ذہنی دسترس سے باہر ہے بے فائدہ ہے۔

علم نافع اور غیر نافع:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان من دعاء النبی ﷺ اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن دعاء لا یسمع، ومن قلب لا یخضع ومن نفس لا تشبع. (سنن ابن ماجہ: کتاب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں ایک دعائیہ بھی تھی کہ: اے اللہ میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور اس دعا سے پناہ چاہتا ہوں جو سنی نہ جائے اور اس دل سے پناہ چاہتا ہوں جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور اس نفس سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو کبھی سیر نہ ہوتا ہو۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یقول اللهم انفعنی بما علمتني وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علماً والحمد لله علی کل حال (ترمذی: کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے اسے میرے لیے نافع اور مفید بھی بنا اور مجھے صرف وہی سکھا جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما اور ہر حال میں تعریف صرف اللہ کی ہے۔

مفہوم:

- ۱۔ اسلام علم کی صرف اس تقسیم کا قائل ہے جو نافع اور غیر نافع ہے۔
- ۲۔ نافع وہ علم ہے جس پر عمل کر کے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کی جاسکے اور جس کے حصول میں

دین و دنیا کی بھلائی ہو۔

۳۔ غیر نافع وہ علم ہے جو نہ تو اللہ کی معرفت اور خشیت کا ذریعہ بن سکے اور نہ اس سے دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ حاصل ہو سکے۔

علم فروشی سے بچنا:

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال: ان ناساً من امتی سیتفقہون فی الدین، ویقروءون ویقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیا ہم و نعتزلہم بدیننا ولا یكون کذاک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک کذاک لا یجتنی من قریہم الا الخطایا. (سنن ابن ماجہ: کتاب الایمان)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور (ان کا طرز عمل یہ ہو گا کہ دنیوی مفادات حاصل کرنے کے لیے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے) اور پھر یہ بھی کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کا قرب حاصل کر کے دنیا بھی حاصل کر لیں گے اور اپنے دین کو چھالیں گے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا جس طرح بیبول کے درخت سے صرف کانٹے ہی پنے جاسکتے ہیں اسی طرح ان (حکمرانوں) کا قرب حاصل کرنے سے صرف گناہوں کے بوجھ میں ہی اضافہ ہوتا ہے

مفہوم:

- ۱۔ حق پرست علماء کو دنیا کے فوائد حاصل کرنے اور امراء کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ چیز کسی طرح بھی مفید نہیں ہے بلکہ یہ طرز عمل علماء کے وقار کے خلاف ہے۔
- ۲۔ علم فروش علماء کا عبرت ناک انجام متعدد احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

علم کی حفاظت اور قدر کرنے والوں کا مقام اور ناقدری کرنے والوں کا انجام:

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لو أن اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اہلہ لسادوا بہ اہل زما نہم ولكنہم بذلواہ لاهل الدنیا لینالوا بہ من دنیابہم، فہانوا علیہم سمعت نبیکم ﷺ یقول: من جعل الہموم ہما واحدا ہم آخرتہ کفاه اللہ ہم دنیابہ، ومن تشعبت بہ الہموم فی أحوال الدنیا لم یبال اللہ فی أی او دیتھا ہلک. (سنن ابن ماجہ: کتاب الایمان)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور اہل لوگوں کو علم

پہنچائیں تو وہ اپنے دور کے امام اور قائد بن جائیں لیکن حصول دنیا کے لیے یہ اہل دنیا کے پاس جاتے ہیں تو یہ علماء اہل دنیا کے سامنے بے وقار ہو جاتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس کو صرف ایک ہی فکر اور پریشانی یعنی آخرت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی فکر مند یوں سے نجات دے دیتا ہے اور جسے دنیا کی فکر مند یوں نے گھیر لیا، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ اسے کس وادی میں موت آتی ہے۔“

مفہوم :

- ۱۔ اگر علم کو اس کا صحیح مقام دیا جائے تو یہ دنیا میں عزت و سعادت کا ذریعہ ہے اور آخرت میں بھی اللہ کی رضا کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔
- ۲۔ دنیا پرست علماء علم اور دین دونوں کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں اس لیے خود ان کو بھی رسوا ہونا پڑتا ہے۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کا حل نکال دیتا ہے لیکن جب بندہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو کر اپنے مسائل خود حل کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو گا بلکہ اس کی پریشانیوں میں اضافہ ہو گا۔

علم و عمل :

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: العلم علمان، علم فی القلب فذالك العلم النافع و علم علی اللسان فذالك حجة اللہ عز و جل علی ابن آدم۔ (دارمی: مقدمہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: علم دو طرح کا ہے، ایک وہ علم ہے جس کا اثر دل پر ہوتا ہے یہ علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان کی حد تک ہی ہے، یہ ابن آدم کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت (دلیل) ہو گا۔

عن ابن مسعود عن النبی ﷺ انه قال : لا تزول قدما العبد حتى یُسأل عن خمس خصال، عن شبابه فیما ابلاه، و عمره فیما أفناه، و عن ماله من أين اكتسبه و أين أنفقہ و عن علمه ماذا عمل فیہ . (ترمذی: کتاب القیامۃ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور) جب تک پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے، اس وقت تک ابن آدم کے قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹ سکیں گے۔ (وہ یہ ہیں) جوانی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے جوانی کن کاموں میں صرف کی ہے، عمر کس کام

میں لگائی ہے، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور یہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنے علم پر کیا عمل کیا۔

مفہوم :

- ۱۔ آخرت میں صرف علم نافع ہی نجات کا ذریعہ بنے گا اور بے عمل علماء کے خلاف ان کا علم حجت بن جائے گا اور ان کی تباہی کا باعث بنے گا۔
- ۲۔ حدیث نبوی میں مذکورہ پانچ اہم چیزوں میں سے علم کے متعلق بطور خاص سوال ہو گا کہ جو کچھ سیکھا تھا اس کے مطابق خود بھی عمل کیا تھا یا نہیں؟

کس قسم کا علم غیر مفید اور غیر نافع ہے :

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ دخل المسجد فرأى جمعا من الناس علی رجل فقال وما هذا قالوا: یارسول اللہ رجل علامۃ قال وما العلامۃ قالوا اعلم الناس بأنساب العرب واعلم الناس بعربیۃ واعلم الناس بشعر واعلم الناس بما اختلف فیہ العرب فقال رسول اللہ ﷺ هذا علم لا ینفع ولا یضر. (العلم والعلماء: ابن عبدالبر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں، آپ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ بڑا عالم آدمی ہے، آپ نے پوچھا کس چیز کا عالم ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یہ عربوں کے نسب سے سب سے زیادہ باخبر ہے، عربی زبان زیادہ جانتے والا ہے، اسے سب سے زیادہ اشعار کا علم ہے، اور عربوں کا جس معاملہ میں اختلاف ہوتا ہے اسے یہ زیادہ جانتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: یہ علم نہ تو نافع ہے اور نہ ہی اس سے بے خبری کوئی نقصان دہ ہے۔

مفہوم :

- ۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے خود علم نافع اور غیر نافع کی وضاحت فرمادی ہے۔
- ۲۔ ظاہر ہے کہ ان چیزوں پر آدمی کی ہدایت کا مدار نہیں ہے، جن کا حدیث میں ذکر ہوا ہے۔

اہل کتاب سے کوئی بات نقل کرنا :

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ: بلغوا عنی ولو آتیہ وحدثو عن بنی اسرائیل ولا حرج. (سنن ترمذی: کتاب العلم)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بات دوسروں تک پہنچاؤ خواہ وہ ایک ہی بات کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے کوئی بات نقل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

مفہوم:

- ۱۔ اہل کتاب سے کوئی بات نقل کرنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ان کی کسی بات کی تصدیق صرف اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جب قرآن و سنت اس کی تصدیق کرے۔
- ۲۔ قرآن و سنت اہل کتاب کی جن باتوں کی تکذیب کرتے ہیں ہم بھی ان کی تکذیب کریں گے۔
- ۳۔ جن باتوں کی تصدیق یا تکذیب قرآن و سنت سے نہ ہو سکے ان کی نہ تو ہم تصدیق کریں گے اور نہ تکذیب۔

### سنت رسول کو زندہ رکھنے والے کا مقام و مرتبہ:

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ: يا بني ان قدرت أن تصبح وتمسى وليس في قلبك غش لأحد فافعل ثم قال لي يا بني وذلك من سنتي ومن احيا سنتي فقد احيا نبيي ومن احيا نبيي كان معي في الجنة.

(ترمذی: کتاب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے اگر تیری صبح و شام اس حال میں ہو کہ تیرے دل میں کسی کے لیے کوئی کینہ نہ ہو تو ایسا کر پھر مجھے فرمایا کہ: اے بیٹے! یہ میرا طریقہ ہے جس نے میرے طریقہ کو زندہ کیا اس نے گویا مجھے زندہ کیا جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

### مفہوم:

- ۱۔ کس قدر عظیم مقام ہے ان خوش نصیب داعیان دین کا جو بگاڑ اور انحطاط کے دور میں اللہ کے دین اور نبی ﷺ کے طریقہ کو زندہ رکھنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔
- ۲۔ سنت سے مراد نبی اکرم ﷺ کا طریقہ زندگی ہے جس نے جس قدر سنت نبوی کو زندہ کیا اسی قدر اس کا صلہ اے ملے گا۔

### حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن فحیث

وجدها فهو أحق بها.

(ترمذی: کتاب العلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حکمت (دانائی) کی بات مومن کی متاع گم شدہ ہے، جہاں بھی ملے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

مفہوم:

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اہل ایمان کو علم کے ہر شعبہ میں اور زندگی کے ہر میدان میں ہونے والی جدید تحقیق سے آگاہ ہونے اور اس سے عملی استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

## خلاصہ

### اسلام میں علم کی اہمیت و فضیلت :

دین اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ فاران کی چوٹی سے جب ہدایت کا سورج طلوع ہوا تو اس نے انسانیت کو یہ پیغام دیا

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (العلق ۹۶: ۱)

”پڑھو (اے نبی!) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا“

کتاب الہی کا آغاز ہی پڑھنے کے حکم سے ہو رہا ہے۔ گویا اس دین کی بنیاد ہی پڑھنے، قلم اور کتاب پر رکھی گئی ہے۔ پھر مخلوقات خداوندی میں انسان کو اشرف المخلوقات کا جو اہم مقام عطا ہوا ہے وہ بھی ”علم“ ہی کی بدولت ہے۔ یوں تو علم دین کی ضرورت اور اہمیت ہر دور میں مُسَلَّم رہی ہے اور جب تک امت کی توجہ اس پر مرکوز رہی وہ گمراہی، ذلت و رسوائی، حرص و ہوس، عیش و عشرت اور کجروی سے بچی رہی..... لیکن غیر ضروری خواہشات اور احتیاجات نے جو نمی اپنے پر پھیلانے مسلمان دنیا کی چمک دمک اور مادی رجحانات کی جانب اس قدر راغب ہوئے کہ دین کی بنیادی تعلیمات تک نگاہوں سے اوجھل ہوتی گئیں۔ عصر حاضر کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ مسلمان کیوں ہے؟ بحیثیت مسلمان اس کا دین اس سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ حلال و حرام میں کیا فرق ہے؟ ایمان پر قائم رہنا کیوں ضروری ہے؟ فرائض و واجبات کیا ہیں؟ اسلامی عقائد اور ارکان کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کیا ہیں؟ ان تمام کوتاہیوں کا اصل سبب دین سے نادانیت ہے۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان اپنے مقام سے آگاہ ہوں، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا ادراک کریں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے واقف ہوں اور شعائر اسلامی کے سچے پاسدار ہوں، لیکن یہ سب اس وقت ہوگا جب دین کی ضروری باتوں کا انہیں علم ہو۔

### اسلام کی بنیادی اور اصولی تعلیم کا سمجھنا آسان ہے :

اسلام دین فطرت ہے جس طرح فطری چیزوں کا سمجھنا آسان ہوتا ہے اسی طرح اسلام کی بنیادی اور اصولی تعلیم کا سمجھنا بھی آسان ہے۔ اس مقصد کے لیے کسی ڈگری یا ڈپلومہ کی ضرورت نہیں، ایک کم پڑھا لکھا بلکہ ان پڑھ بھی اسلامی تعلیمات کو بہت زیادہ محنت کئے بغیر تھوڑے وقت میں نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ علم دین کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہو۔



## حصول علم کے مراتب :

۱۔ فرض عین : علم کا ایک مرتبہ فرض عین ہے، وہ یہ کہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کے اس حکم یا احکام کا علم حاصل کرنے کا مکلف یا پابند ہے، جو اس سے متعلق ہیں مثلاً ایک عاقل اور بالغ انسان پر ایمانیات کا علم، فرائض، واجبات کا علم، حلال و حرام کا علم، شریعت کی متعین کردہ حدود کا علم فرض عین ہے۔ جب ایک آدمی نکاح کرنے لگے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نکاح اور طلاق کے مسائل سے باخبر ہو، اسی طرح کاروبار کرنے والے کے لیے جائز و ناجائز کاروباروں کا علم حاصل کرنا فرض ہے، تاکہ وہ کاروبار کے جائز طریقوں کو اختیار کرے اور ناجائز طریقوں سے بچے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں ایسے لوگوں کو تجارت سے منع کر دیا تھا جنہیں تجارت کے مسائل و احکام کا علم نہیں ہوتا تھا۔

۲۔ فرض کفایہ : علم کا دوسرا مرتبہ فرض کفایہ ہے یعنی کتاب و سنت فقہ اسلامی اور دیگر ضروری علوم کا پورا، جامع اور گہرا علم حاصل کرنا اور ماہر شریعت عالم کے مقام پر فائز ہونا۔ لوگوں کی علمی قیادت اور رہنمائی کے لیے امت میں اس طرح کا کامل اور جامع علم رکھنے والے علماء کا وجود فرض کفایہ ہے۔

### اسلام کا تصور علم :

اسلام میں جدید و قدیم اور دین و دنیا کی دونوں کا کوئی تصور نہیں ہے بلکہ اسلام ایک قسم کے علم کو نافع اور دوسری قسم کو غیر نافع قرار دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ دعا کیا کرتے تھے ”اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع“ (اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نافع نہ ہو)۔ اسلام نے جو تصور علم دیا ہے اس میں سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ علم کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ علم اسیا اسی کا دیا ہوا ہے اور انسان کی ہدایت کا علم بھی اسی کی طرف سے ہے جو حواس اور عقل و تجربہ بلے اہم ذرائع علم ہیں لیکن وحی سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔

قرآن مجید کے بیان کے مطابق انسان کو روئے زمین پر خلافت کا بلند ترین منصب علمی برتری کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمان علمی قیادت و سیادت پر فائز رہے ہیں اقوام عالم کی عظیم رہنمائی بھی کرتے رہے ہیں آج کا انسان سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں اوج کمال پر پہنچ چکا ہے، ظاہر ہے کہ انسان اس منزل پر یکبارگی نہیں پہنچا ہے بلکہ اس ترقی کے پیچھے صدیوں کی کاوشیں ہیں اور سائنس کو موجودہ مقام تک پہنچانے کے لیے مسلمانوں نے اپنے خون جگر سے اس شجرہ علم کی آبیاری کی ہے۔ آج بھی علم کی اس عظیم دولت سے مالا مال ہو کر مسلمان اقوام عالم کی رہنمائی کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی زندگیوں کو اس کتاب ہدایت کے مطابق ڈھال لیں اور دین و دنیا کی تفریق ختم کر کے اسلام کے تصور علم کو اختیار کر لیں۔

## فہرست مراجع

### یونٹ نمبر 12

- |       |                              |                                |                                   |
|-------|------------------------------|--------------------------------|-----------------------------------|
| ۱۹۹۸ء | اسلامک پبلی کیشنز، لاہور     | انتخاب حدیث                    | ۱۔ عمر پوری، عبدالغفار حسن        |
| ۱۹۹۱ء | دعوۃ اکیڈمی                  | اسلام میں دعوت و تبلیغ کے اصول | ۲۔ طیب، قاری محمد طیب             |
| ۱۹۹۵ء | ادارہ ترجمان القرآن          | سفینہ نجات                     | ۳۔ ندوی، جلیل احسن                |
|       | ادارہ ترجمان القرآن          | راہ عمل                        | ۴۔ ندوی، جلیل احسن                |
|       | ادارہ ترجمان القرآن          | زادہ راہ                       | ۵۔ ندوی، جلیل احسن                |
|       | دارالاشاعت اردو بازار، کراچی | معارف الحدیث                   | ۶۔ نعمانی، محمد منظور             |
|       | ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی    | سنن ابن ماجہ                   | ۷۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہ |